حامداً و مصلیاً

میں نے اس کتاب کو دیکھا۔ عورتوں کے لئے بہت مفید پایا۔ خداوند تعالیٰ شانہ مصنف صاحب کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اور مسلمانوں کو توفیق عمل۔ آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

(کتبہ الاحقر) سید غلام غوث الحسینی الشطاری القادری کان اللہ لہ

اس کتاب میں عورتوں کے مفید مسائل ہیں۔ وقتی ضرورت کے لحاظ سے عمدہ ہیں فقط

سید نادر الدین (مددگار اول مدرسہ دار العلوم)

عورتوں کیلئے یہ کتاب دیکھنا اور اسپر عمل کرنا بہت مفید ہوگا فقط

سید تاج الدین

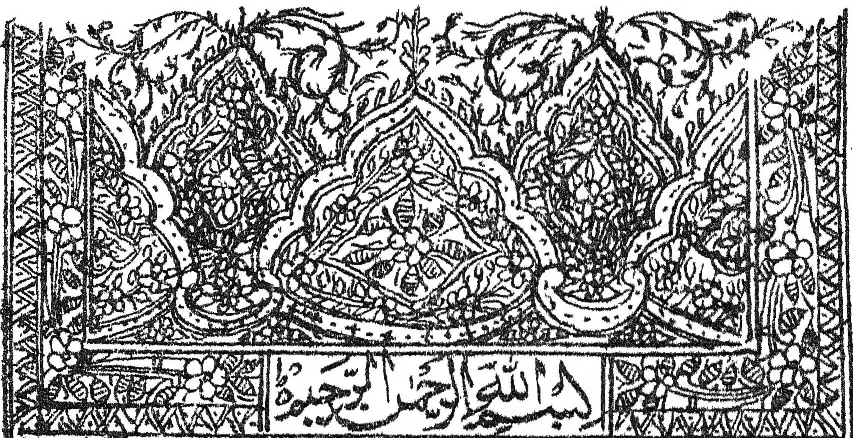
مدرس جماعت عربی مدرسہ دار العلوم

میں اس کتاب کو نہایت مفید مضامین پر مشتمل پاتا ہوں خدا حیدرآباد دکن کے بی بیوں کو اسکے دیکھنے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق دے فقط محمد عبد القدیر صدیقی

مدرس مدرسہ دار العلوم

یہ کتاب علی الخصوص ہندی عورتوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ ایسی کتاب کی انکے زیر تعلیم رہنے اور مطالعہ کیلئے سخت ضرورت تھی۔ ہر مسلمان شخص کو واجب ہے کہ اپنے اپنے گھروں میں بی بیوں کو اسکی تعلیم دے۔ مصنف کو خدا تعالیٰ اسکی جزاء خیر عطا فرماوے۔ اور مسلمان بی بیوں کو اسکے پڑھنے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق دے فقط سید شاہ مصطفیٰ قادری۔ مدرس مدرسہ عربی دار العلوم

اس کتاب میں مسائل متفرقہ فتاووں سے نقل کئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ جہل میں جب مرد واقف نہیں تو عورتیں ازبس محتاج ہیں اسکے مولف کو خدا جزائے خیر دے فقط حبیب الرحمن سہارنپوری



مسائل النساء

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی نبیہ الکریم وفخر المرسلین وعلی الہ واصحابہ وازواجہ اجمعین۔

بعد حمد و نعت کے خاکسار شاہ محمد ولی اللہ قادری گلشن آبادی غفر اللہ لہ عرض کرتا ہی کہ اس مختصر سے رسالہ مین مستند کتب فقہ۔ در المختار۔ غایۃ الاوطار۔ فتاوای عالمگیری شرح وقایہ۔ شرح مشکات۔ مدارج النبوۃ وغیرہ سے خاص عورتون کے لئے غسل اور حیض ونفاس واستحاضہ وطہر متخلل اور آداب صحبت ولباس و پردہ وغیرہ کے مسائل سلیس و روزمرہ اردو زبان مین جمع کئے گئے ہین۔ تاکہ اکثر عورتین جو ضروری اور باریک مسائل سے ناواقف ہین۔ آسانی کیساتھ معلوم کر سکین اور موافق اس کے عمل کرین۔ اللہ الموفق والمعین

اس رسالہ مین سات باب اور ایک خاتمہ ہے۔

پہلا باب غسل کے مسائل مین

غُسل تین قسم پر ہے - غسل فرض - غسل سنّت - غسل مُستحب - پھر فرض غسل چھ قسم پر ہے - پہلا جنابت کا غسل اگرچہ حشفۂ ذکر شرمگاہ مین داخل ہو اور انزال بھی نہ ہو - دوسرا وہ غسل جب شہوت کیساتھ منی اچھلکر نکلے تیسرا حیض کا غسل - چوتھا نفاس کا غسل - پانچوان میت کا غسل - چھٹا وہ غسل جب تمام بدن پر نجاست لگجائے - یا بعض بدن پر ہو اور مقام نجاست نامعلوم ہو -

پھر غسل سنّت چار ہین - جمعہ کا غسل - عیدین کا غسل - احرام کا غسل - عرفات کا غسل - در المختار و غایۃ الاوطار -

غسل مستحب اگرچہ بہت ہین لیکن چند یہ ہین - مثلاً شب قدر کا غسل - شب برات کا غسل - شب عرفہ کا غسل - استحاضہ کا غسل - در المختار -

غسل مین تین فرض ہین - پہلا غرغرہ کرنا - دوسرا ناک مین پانی لینا اور خوب

دہونا۔ تیسرا تمام بدن کا تر کرنا اگر ایک بال اور ایک ناخن برابر بہی جسم تر نہو گا تو غسل ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی رہتی ہے۔ درالمختار۔ مشکات شریف

غسل کی ترکیب

غسل کی مسنون ترکیب یہہ ہے کہ حمام مین اگر پہلے تین بار ہاتھ دہولین اور پہر شرمگاہ کو بائین ہاتہ سے دہوئین۔ اگرچہ اس وقت نجاست بہی نہ ہو۔ اسکے بعد وضو کرین۔ اور وضو مین غرہ غرہ کرین۔ اور ناک مین پانی چڑہا کر خوب دہوئین پہر تین بار سیدہے بازو پر سے اور تین بار بائین بازو پر سے اور تین بار سر پر سے پانی بہائین۔ فتاوای عالمگیری۔
غسل سے فارغ ہو کر کلمۂ شہادت اور کلمۂ تمجید اور سورۂ انا انزلنا پڑہین۔

غسل کے آداب

غسل کرنے مین سستی کر کے بہت دیر تک ناپاک نہ رہین۔ کیونکہ ناپاکی مین رحمت کے فرشتے نزدیک نہین آتے۔ مشکات
غسل مین پانی بہت زیادہ خرچ کرنا مکروہ ہے۔ اکثر عورتین پانی بہت صرف کرتی ہین۔ احتیاط ضرور ہے۔ درمختار

حمام مین دیر تک پانی بہاتے رہنا اچہا نہین اورحمام مین ضرورت کے سوا لے ادہر
اُدہر کی باتین نہ کرین۔ اور حمام مین پیشاب نہ کرین۔ مشکات
ناپاکی کے حالت مین کنگی کرکے سر کے بال اور ناخن نکالنا مکروہ ہے عالمگیری
کپڑا باندہکر نہانا سنت ہے۔ نہاتے وقت کپڑا ایسا باندہین جو ناف سے گہٹنون
تک ہے۔ درمختار عالمگیری۔
پانی کا برتن نہاتے وقت ڈہپا رکہے۔ تاکہ غسل کے چہینٹین نہ گرین۔ غایۃ الاوطار
قبلہ کیطرف موہنہ کرکے نہانا مکروہ ہے۔ کیونکہ نہانے مین اکثر ستر کہل جاتا ہے
ناپاکی کے مقام کو بائین ہاتہہ سے دہونا چاہیئے۔ درمختار۔
نہاتے وقت گیہون یا جوار کا آٹا یا بیسن جسم پر ملنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے
اشیاء رزق کے ساتہہ بے ادبی ہے۔ ان کو نڈا ملنا مکروہ نہین پس آٹا پکاکر
عورتین جو سر مین لگاتی ہین اچہا نہین۔ بلکہ اور کوئی اٹکل یا مصالحہ لگانا بہتر ہے عالمگیری
مسئلہ غسل مین جو وضو کیا جاتا ہے اس وضو سے نماز پڑہنا جایز ہے۔ درمختار
مسئلہ جسم پر یا بالون مین صرف تیل لگاکر پانی نہائین بہی تو غسل مین کچہہ نقصان
نہین۔ عالمگیری۔
مسئلہ اگر زمین پر ٹہر کر نہائین تو پاؤن وضو کے ساتہہ ہی نہ دہوئین بلکہ بعد غسل کے
دہوئین۔ اگر پتہر یا چوکی پر نہائین تو وضو کے ساتہہ ہی پاؤن دہونا جایز ہے عالمگیری
مسئلہ غسل مین جسم کو رگڑنا ملنا مستحب ہے چاہین ملین یا نہ ملین۔ درمختار۔

مسئلہ غسل کی نیت زبان سے کہنا مستحب ہے۔ عربی مین جنابت کی نیت یہ ہوگی۔
اَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَتِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ حیض کے غسل کی یہ نیت ہوگی۔
اَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ نفاس کا غسل ہو تو حیض کی جگہ نفاس کہے۔ درمختار
مسئلہ عورتو نکے ہونٹون اور دانتون کے ریخون مین اگر مسّی کی دہڑی جمی رہی تو غسل اور
وضو درست ہوگا۔ ہان مسّی کا فقط رنگ رہیے تو غسل اور وضو درست ہوجائیگا۔ مگر عورتونکو
مسّی لگانا ہی مکروہ ہے اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ غایۃ الاوطار۔
مسئلہ ہاتھ پاؤن مین مہندی کا رنگ رہنے سے غسل مین کچھہ نقصان نہین۔ درمختار
مسئلہ کان اور ناک کے روزنون مین بھی پانی پہچانا واجب ہے پس غسل کیوقت اگر کانون مین
انگیان یا کاڑیان اور ہاتھ پاؤن مین چہلے ہون تو نکالڈالین اگر نکل نہ سکین تو ان کو
ہلا کر پانی بہا دین۔ درمختار
مسئلہ ناخون مین اگر میل مٹی جم جاوے تو کچھہ مضائقہ نہین مگر ناخون مین آٹا جم جاوے
تو غسل درست نہوگا۔ اس کا نکالنا ضرور ہے۔ درمختار۔
مسئلہ غسل مین ناک دہوتے وقت ریٹ کی کہپلی وغیرہ کو خوب دہو نہین خاصکر زکام کی
حالت مین کیونکہ ریٹ وغیرہ اندر جما رہتا ہے۔ غایۃ الاوطار
مسئلہ ناف اور کانو نکے سوراخ کے ظاہری حصّہ مین انگلی سے تر کرنا واجب ہے تاکہ خشک نرہجائین۔ عالمگیری
مسئلہ شرمگاہ سے بوس و کنار کیوقت سفید پانی جسکو مذی کہتے ہین نکلے تو اس سے غسل واجب نہین
ہوتا مگر جس کپڑے پر وہ لگے وہ کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے کیونکہ مذی نجاست غلیظہ ہے۔ اس کے سوای جو رطوبت

شرمگاہ سے خارج ہو ... بالاتفاق پاک ہے۔ درمختار۔ شامی۔

مسئلہ اگر کوئی عورت مردوں کی طرح کبھی خواب دیکھے اور کپڑے پر تری معلوم ہو تو غسل واجب ہے اگر خواب میں انزال ہوا اور لذت بھی ملے مگر کپڑے پر تری معلوم نہ ہو تو غسل کی ضرورت نہیں۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض کے دنوں میں احتلام ہو جائے یا مرد سے صحبت کرنیکے بعد حیض آجائے۔ یا پورے دس دن میں پاک ہو کر بغیر غسل کے مرد سے صحبت کرے تو ان صورتوں میں دونا پاکیوں کی نسبت سے ایک ہی غسل کرنا کافی ہے۔ دو غسل کی ضرورت نہیں۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کے سر پر ہمیشہ چوٹی گوندھی ہوئی رہتی ہو۔ اور اس کا بار بار کھولنا دقت معلوم ہوتا ہو تو چوٹی کھول کر نہانیکی ضرورت نہیں بلکہ تین مرتبہ سر پر سے پانی بہا کر اسطرح بالوں کو ہلادیں جس سے بالونکی جڑوں میں پانی پہنچ جانیکا یقین ہو جائے تو کافی ہے۔ مگر احتیاط اسمیں ہے کہ چوٹی کھولکر نہایا کریں۔ اور اس صورت میں ہر بال کا تر ہونا ضرور ہے۔ درمختار۔

مسئلہ اگر سر کا دھونا کسی شکایت کیوجہ سے نقصان کریگا یقین ہو تو غسل حیض اور غسل جنابت وغیرہ میں سر چھوڑ کے باقی جسم دھوئے یعنے کندھوں پر سے پانی بہائے اور سر پر مسح کرے پاک ہو جائیگی۔ درمختار۔

مسئلہ اگر عورت کو کسی شکایت کیوجہ سے سر کا دھونا غسل میں نقصان پہنچانے کا یقین ہو اور ایسی حالت میں مرد صحبت کی خواہش کرے تو سر دھونیکے عذر سے مرد کی خواہش سے انکار نہ کرے بلکہ چاہیئے کہ مرد کی خواہش پوری کرے اور غسل میں سر نہ دھوئے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض یا جنابت کے غسل کی حاجت ہے اور غسل کی جگہ نہیں پردہ کا

اور وہان فقط مرد ہون تو غسل مین جلدی نہ کرے ٹہر جائے - اور اگر وہان صرف عورتین ہون
تو غسل فوراً کرلیوے دیری نہ کرے - اگر غسل کی جگہہ مرد بہت دیر ٹہیرے رہین اور نماز کا
وقت گزر جانیکا خوف ہو تو تیمم غسل کی نیت سے کرکے نماز ادا کرے - مردون کے دور
ہونیکے بعد غسل ادا کرے - درمختار -

مسئلہ اگر کوئی عورت صحبت کرنیکے بعد غسل کی اور نماز بہی پڑہی - پہر بعد نماز کے اس کی شرمگاہ
سے منی نکلی تو اس صورت مین اگر وہ منی سفید اور گاڑہی ہے تو دوبارہ غسل نہ کرے - کیونکہ ایسی منی مردون
کی ہوتی ہے - اور اگر منی پتلی اور زرددی مائل ہے تو دوبارہ غسل کرے - کیونکہ ایسی منی عورتون
کی ہوتی ہے - مگر اس غسل سے نماز پڑہی ہوئی قضا نہ کرے وہ نماز ادا ہوگئی - درمختار -

مسئلہ رمضان کے مہینے مین بحالت روزہ اگر دن کو غسل حیض یا جنابت کی حاجت ہو تو
غرغرہ کرنے اور ناک مین پانی پہنچانے مین مبالغہ نہ کرے - بلکہ صرف کلی کرلینا اور ناک کو
تر کر دینا کافی ہے - اگر سحری کیوقت غسل کی حاجت ہو اور غسل نہ کرسکین تو وضو کرکے کہانا
پینا بہتر ہے - درمختار - غایتہ الاوطار -

مسئلہ - اکثر دیہاتون اور شہر کی جاہل عورتون مین یہ رواج ہے کہ جب انکو کوئی غسل
کرنا ہوتا ہے تو ملاؤن کے پاس ایک پانی کا آبخورہ بہیجتی ہین - اور اس پر غسل نفاس
یا غسل حیض وجنابت کی نیت پڑہوا کر منگوانی ہین - یہ رواج بالکل برا اور ناجایز ہے -
غسل وہی ہے کہ غسل کی ترکیب سے پانی نہالین -

مسئلہ اکثر عورتین غسل کے عذر سے نمازین قضا کرتی ہین - حالانکہ بغیر عذر شرعی کے

ایسے نماز ہی پر ترک کرنا سخت گناہ ہی۔ عورتون کو جب رات مین غسل کی ضرورت ہو تو صبح ہونے سے آگے غسل کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہی۔ اگر کوئی عورت بیمار ہو یا رات سے نہانے مین سردی سے مرجانے کا یقین یا گمان غالب ہو۔ یا گرم پانی نہ ملے اور ٹھنڈا پانی نہ نہا سکے تو غسل کے بدلے تیمم کرے اور وضو کرکے کپڑے بدلکر نماز صبح کی ادا کرے اور بعد دن چڑھے کے غسل سے پاک ہو جاوے۔ ذرا ذرا سی باتون پر نماز دن کا ترک کرنا بہت سخت گناہ ہی ہر عورت کو اسکا خیال رکھنا چاہیے

دوسرا باب حیض کی مسائل مین

عورتون کے حیض کا زمانہ نو برس کی عمر سے ہی۔ پس حیض کا خون وہی ہوگا جو نو برس یا زیادہ عمر مین ظاہر ہو جو خون نو برس سے کم عمر کے اندر عورت کے رحم سے ظاہر ہوگا وہ خون حیض کا نہوگا بلکہ بیماری کا ہوگا۔ درمختار

مسئلہ کم سے کم مدت حیض کی تین دن اور انکی راتین ہین۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت حیض کی دس دن اور انکی راتین۔ یعنی رات دن ملکر پورے تین دن یا دس دن ہوجائین مثلاً جمعہ کے روز صبح مین حیض آجائے تو پورے تین دن پیر کے روز صبح مین ہوجاینگے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو کسی مہینے مین تین دن سے کم خون آیا مثلاً ایک دن ایک رات یا دو دن دو رات تو یہ حیض نہ ہوگا۔ بلکہ بیماری ہوگی۔ پس وہ عورت احتیاطاً اس مدت تک جس مین اسکو عادتاً ہمیشہ حیض آتا تھا ہر نماز کو اخیر وقت مین ادا کیا کرے۔ درمختار

مسئلہ سفید رنگ کے خون کے سوائے۔ لال۔ کالا۔ پیلا۔ ہرا۔ خاکی رنگ کا لہو حیض کا ہے پس اگر تین دن یا دس دن سفید خون آجائے تو وہ بیماری کا خون ہوگا اور وہ نماز روزہ کا مانع نہین ہے درمختار فقایہ الاوطار

مسئلہ خون کا رنگ دیکھنے مین ترکپڑے کا اعتبار ہے۔ خشک ہونیکے بعد کوئی اعتبار نہین عالمگیری

مسئلہ حیض کی حالت مین یہ چھ باتین حرام ہین۔ نماز پڑہنا۔ روزہ رکہنا۔ صحبت کرنا۔ قرآن شریف پڑہنا اور چہونا۔ مسجد مین جانا۔ کعبۃ اللہ کا طواف کرنا۔ درمختار

مسئلہ۔ عورتون کو حیض ونفاس کے دنون مین کہانے سے پہلے وضو کی ضرورت نہین صرف کلی کرکے کہانا جائز ہے۔ لیکن جنابت کی حالت مین وضو کرکے کہانا مستحب ہے۔ عالمگیری درمختار

مسئلہ حیض وجنابت کی حالت مین مسجد مین جانا حرام ہے۔ مگر عیدگاہ اور مدرسہ وخانقاہ مین جاسکتی ہین۔ درمختار

مسئلہ حیض وجنابت کی حالت مین قرآن کا پڑہنا چہونا حرام ہی۔ مگر کپڑے کے غلاف پر سے چہونا جائز ہے۔ اور قرآن کو دیکہنا ہی جائز ہے۔ کیونکہ ناپاکی کچہ آنکہو مین نہین گہس جاتی۔

مسئلہ حیض وجنابت کی حالت مین حدیث وفقہ کی کتابون کو پڑہنا اور چہونا مکروہ ہے۔ درمختار۔ عالمگیری

مسئلہ حیض والی عورت کو قرآن کی آیتین بچون سے پڑہانا درست ہے اور ایک ایک کلمہ بہی پڑہاسکتی ہی یعنے اسطرح کہ ہر کلمہ پر تہوڑی دیر ٹہیرا کرے۔ درمختار۔ عالمگیری

مسئلہ حیض کی حالت مین کہانے کے آگے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہانے کے بعد الحمد للہ رب العالمین تبرکاً پڑہنا جائز ہے۔

مسئلہ حیض وجنابت کی حالت مین دعاؤن کا پڑہنا اور اللہ کا ذکر کرنا اور تسبیح و استغفار یہ سب جائز ہے۔ مگر وضو کرلینا افضل ومستحب ہے۔ درمختار

مسئلہ حیض والی کی حالت مین تلاوت اور شکر کا سجدہ کرنا جائز ہے۔ اور جب حیض والی عورت سجدہ کی آیت سنلے تو اس پر سجدہ واجب نہو گا۔ عالمگیری

مسئلہ حیض والی عورت کا پکایا ہوا کہانا اور گوندہا ہوا آٹا اور رلایا ہوا پانی سب پاک ہی۔ درمختار

مسئلہ حیض کی حالت مین عورت کو مرد سے علیحدہ سورہنا اور سب سے علیحدہ کہانا پینا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی رسم اور بدعت مکروہ ہی۔ درمختار۔ بعضے نادان مسلمان بہی اس رسم سے متفق ہین۔ اور یہ رسم ہے کہ جب حیض آتا ہی تو اوسکو علیحدہ حجرہ مین بٹہلاتے ہین خدا انکو ہدایت دے

مسئلہ حیض کی حالت مین جان بوجہکر صحبت کرنا حرام ہی۔ اگر کوئی بہولے سے یا قصدًا صحبت کرلے تو اسکو لازم ہی کہ توبہ و استغفار کرکے اللہ تعالی سے بخشش چاہی۔ مگر مستحب یہ ہی کہ ساڑہے چار ماشے یا سوا دو ماشے سونا صدقہ دیوے۔ پس عورتون کو چاہی کہ اپنی حیض کی حالت فورًا مردون سے کہدیا کرین تاکہ مرد جاگتے یا سوتے مین صحبت کا ارادہ نکرین اور گناہ مین مبتلا نہون۔ عالمگیری۔ مشکات

مسئلہ حیض کی حالت مین مردون کو عورتون کی ناف سے سر تک اور گہٹنون سے پاؤن تک چہونا چومنا سب جائز ہے لیکن کمر سے گہٹنون تک چہونا لذت حاصل کرنا حرام ہے۔ مگر ازار یا کپڑے کے اوپر سے ہر جگہ چہونا جائز ہے۔ عالمگیری۔ مشکات۔

مسئلہ اگر عورت حیض سے دس دن کے اندر پاک ہوجائے۔ یعنی چہ روز یا سات روز مین پاک ہوجائے تو بغیر غسل کے صحبت کرنا جائز نہین۔ مگر پاک ہونیکے بعد ایک نماز کا وقت گذر جاوے تو بغیر غسل کے بہی صحبت درست ہے۔ شرح وقایہ۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت حیض سے پورے دش ۱۰ دن مین پاک ہو تو غسل سے پہلے صحبت کرنا درست ہے۔ درمختار۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کو کسی مہینے مین عادت سے کم خون آیا۔ یعنے سات روز کی عادت تھی اور پانچ روز یا چار روز مین پاک ہو جاوے تو اوس عورت کو چاہئے کہ پاک ہونے پر غسل کرکے احتیاطًا نماز شروع کر دیوے اور روزے رکھے۔ مگر غسل کے بعد بھی پورے سات روز تک صحبت کرنا مکروہ ہے۔ درمختار

اور ایسی عورت کو غسل کے واسطے نماز کے آخیر وقت تک دیر کرنا واجب ہے مثلًا صبح مین پاک ہو جائے تو ظہر کی نماز کے آخر وقت مین غسل کرکے نماز ظہر ادا کرے اور ظہر کے بعد پاک ہو تو مغرب کے نماز کے آخیر وقت مین غسل کرکے نماز مغرب ادا کرے۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت اپنی پوری عادت پر حیض سے پاک ہو جاوے تو غسل کے واسطے نماز آخیر وقت تک دیر کرنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دش ۱۰ دن تک بیماری نہی جاویگی اور اگر دش ۱۰ دن سے زیادہ ہون تو جتنے دن زیادہ ہو گئے اتنے دن بیماری کے گنے جاوینگے اور ہمیشہ کی عادت کے دن حیض مین شمار ہون گے۔ مثلًا کسی عورت کو ہر مہینے مین چھ دن خون آنیکی عادت تھی۔ اس نے کسی مہینے مین عادت کے خلاف دس دن خون دیکھا تو اس صورت مین دش ۱۰ کے دش ۱۰ دن حیض مین شریک ہون گے جبکہ خون اگر دس دن سے زیادہ آجائے مثلًا کسی عورت کو حیض کی عادت سات روز کی تھی مگر اس

عادت کے خلاف کسی مہینے مین تیرا دن لہو دیکھا تو عادت کے سوا جو اور چھہ دن خون آیا
وہ دن بیماری مین شریک ہون گے۔ اور عادت کے سات روز حیض مین داخل ہون گے
پس ایسی عورت چھہ دن کی نماز قضا کرے۔ درمختار

مسئلہ جس عورت کو پہلا حیض دس دن سے زیادہ آجاے تو دس دن تک حیض ہوگا۔ اور
بعد سے بیماری ہوگی۔ درمختار۔

مسئلہ عورت کو نفل نماز یا نفل روزہ دن مین حیض آجائے تو نماز روزہ دونون قضا کرے
اور اگر فرض نماز یا فرض روزے مین حیض آجاے تو نماز قضا نکرے مگر روزہ قضا کرے

مسئلہ اگر کوئی عورت پاک حالت مین نماز عشا نہ پڑھکر سو رہی۔ اور صبح مین حیض کی حالت سے
اٹھی تو حیض کا حکم صبح کے وقت سے ہوگا۔ پس نماز عشا کی قضا کرے۔ آفتاب نکلنے کے بعد
بیدار ہوئی تو صبح کی نماز بھی قضا کرے اور اگر کوئی عورت حیض کی حالت مین سو رہی اور
صبح مین اٹھکر اپنے کو پاک دیکھی تو اس کی پاکی کا حکم سونیکے وقت سے ہوگا۔ پس نماز عشا
کی اور صبح کی دونون قضا کرے۔ درمختار

مسئلہ اگر کوئی عورت دس دن کے اندر یعنے چھہ روز یا سات روز مین کسی نماز کے اخیر وقت
مین پاک ہوجائے تو ایسی صورت مین یہ دیکھنا کہ نہا کر کپڑے پہنکر تکبیر تحریمہ باندھنے تک
نماز کا وقت باقی رہتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہے۔ جلدی سے نہا کر نماز پڑھے اگر
سستی سے نہ نہاے تو اس نماز کو قضا کرے اور اگر نہا کر کپڑے پہننے تک نماز کا وقت باقی
نہین رہتا تو وہ نماز اس پر فرض نہین ہے۔ بلکہ حیض کے دنون مین اس نماز کا شمار

ہوگا۔ وہ نماز قضا کا ہے۔ مثلاً کوئی عورت عصر کی نماز کے اخیر وقت مین پاک ہو جب
اور نہا کر کپڑے پہنے تو آفتاب کچھ باقی رہتا ہو تو عصر کی نماز اوس پر واجب ہوگی۔ نہا کر
نماز عصر ادا کرے۔ اگر بہت کم دن باقی ہے کہ نہانے تک آفتاب ڈوب جاتا ہو تو نماز عصر
واجب نہ ہوگی۔ نہا کر نماز مغرب ادا کرے۔ اور اگر کوئی عورت پورے دس دن مین یا دس
دن کے بعد پاک ہو اور نماز کے وقت کو ایک لمحہ بھی باقی ہو تو وہ نماز اس پر فرض ہے
نہا کر وہ نماز قضا کرے۔ نماز کے ادا کے وقت مین پاک ہو جانے تو ہر طرح وہ نماز فرض ہوگی
قضا کرنا ضرور ہے۔ درمختار شرح وقایہ

مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کی رات مین دس دن سے کم یعنے چھ یا سات روز مین
پاک ہو جائے تو روزہ رکھنا اس دن کا اس صورت مین واجب ہوگا کہ نہا کر کپڑے پہننے
تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ اگر نہا کر کپڑے پہنے تک صبح صادق ہو جاتی ہو تو اس دن کا
روزہ رکھنا واجب نہ ہوگا۔ اگرچہ ایسی حالت مین روزہ تو واجب نہین ہوتا مگر صبح سے
شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ اور اگر وقت پورا باقی ہے اور عورت سستی سے نہ نہائے
تو بھی روزہ اس دن کا واجب ہوگا۔ روزہ رہے اور صبح مین پانی نہائے۔ درمختار

مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کی رات مین پورے دس مین پاک ہو جائے اور
ایک لمحہ بھی رات باقی ہے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہوگا درمختار۔ شرح وقایہ

مسئلہ اگر حیض والی عورت رمضان مین دن کو پاک ہو جائے تو شام تک اسکو نہ کھانا چاہئے
ہے مگر نہ کھانے سے اس دن کا روزہ ادا نہ ہوگا۔ بلکہ اس روزے کو قضا کرے۔ درمختار۔ عالمگیری

مسئلہ اگر کوئی پاک عورت رمضان مین روزہ رہی اور صبح مین حیض آگیا تو شام تک کہانا پینا اسکو جائز ہے۔ مگر دوپہر کے بعد حیض آجائے تو شام تک نہ کہانا مستحب ہے۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت نے حیض آنے کے خیال سے روزہ توڑ دیا اور اُس روز حیض نہ آیا تو اس عورت پر کفارہ لازم نہ آئیگا صرف قضا لازم ہوگی۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کسی عورت کو کفارہ کے روزے اور اگر ہو تو دو مہینے تک پے در پے رکہنے کیواسطے حیض مانع نہین ہے یعنے دو مہینے مین جتنے دن حیض آئیگا اتنے دن روزے نہ رہیگا اور پہر دو مہینے پورے کرکے حیض کے دنون مین جتنے روزے نہین ہوے اتنے روزون کی بہرتی کرے حیض کی وجہ سے درمیان مین روزے چہوٹ جانیسے روزے پہر شروع سے رکہنے کی ضرورت نہین مگر بیماری یا سفر وغیرہ کے وجہ سے دو مہینے کے درمیان مین ایک روز بہی اختیار یا عذر سے چہوٹ جانے تو پہر شروع سے ساٹہہ روزے رکہنا واجب ہے۔ درمختار۔

مسئلہ اگر کوئی عورت ہمیشہ کی عادت کے موافق حیض سے پاک ہوگئی مگر کسی بیماری کے عذر سے غسل نہین کرسکتی تو تیمم حیض کی غسل کی نیت سے کرلیکے نماز پڑہا کرے۔ مگر اس تیمم کے ساتہہ ہی مرد سے صحبت جائز نہین جب تک ایک نماز کا وقت نہ گزر جاے۔ درمختار

مسئلہ حیض سے پاک ہونیکی یہ علامت ہے کہ گدی پر یا کپڑے پر خالص سفیدی ظاہر ہو جاے یہ سفیدی بعض عورتون کو سفید دہاگی کیطرح ہوتی ہے اور بعض عورتون کو سفید آسنے کی طرح ہوتی ہے۔ درمختار۔

مسئلہ عورت کو حیض مین شرمگاہ کے اندر کے حصہ مین کپڑا رکھنا مکروہ ہے بلکہ باہر کے حصے مین رکھنا چاہئے۔ درمختار۔

مسئلہ عورت کو حیض اوس وقت سے ثابت ہوگا کہ خون شرمگاہ کے باہر کے حصہ تک آجائے۔ اندر کے حصہ تک خون آنیسے حیض ثابت نہین ہوتا۔ پس اگر اندر کے حصہ مین خون آکر رہگیا تو اس سے نماز نہ ٹوٹیگی۔ درمختار۔

مسئلہ حیض آنے کی مدت پچاس یا پچپن برس تک ہے۔ پس جس عورت کو اس عمر کے بعد خون آئیگا تو وہ حیض نہوگا۔ مگر اس عمر کے بعد بھی خالص لال رنگ کا لہو آجائیگا تو وہ حیض ہوگا۔ درمختار

فائدہ۔ حیض والی عورت کو مستحب ہے کہ ہر نماز کیوقت وضو کرے اور بقدر اندازہ کلمہ تمجید پڑھا کرے۔ اس سے بہت ثواب ملیگا۔ اور اس سے نماز کی عادت ترک نہوگی۔ عالمگیری

مسئلہ حیض کا خون بہنا ہی کچھ ضرورت نہین بلکہ ذراسا نظر آجائے تو بھی وہ حیض ہے۔ درمختار۔

تیسرا باب استحاضہ و طہر متخلل کے مسائل مین

استحاضہ ایک بیماری کا نام ہے جو خون تین دن سے کم۔ یا دس دن سے زیادہ یا بے وقت آجائے۔ اسکی تو یہ صورتین ہین۔ سب کے سب استحاضے مین شریک ہین درمختار

پہلی صورت۔ تین دن سے کم خون آنا۔ دوسری صورت دس دن سے زیادہ خون آنا۔ تیسری صورت نفاس مین چالیس دن سے زیادہ خون آنا

چوتھی صورت نو برس کے اندر خون آنا - پانچوین صورت پچپن یا ساٹھ برس کی بڈھی عورت کو خون آنا چھٹی صورت حاملہ عورت کو زچگی کے آگے کبھی کبھی خون آنا - غایتہ الاوطار

مسئلہ استحاضہ مین نماز روزہ فرض ہو یا نفل سب جائز ہے - نماز کی حالت مین اگر استحاضے کا خون بہتا رہے تو بھی نماز جائز ہے مگر چاہیئے کہ نماز کیوقت گدی روئی وغیرہ کی رکھین - اکثر عورتین استحاضہ کی بیماری مین نماز مطلق نہین پڑھتین اور ایسی حالت مین نماز ناجائز خیال کرتی ہین یہ عورتون کی جہالت ہی - استحاضے مین چاہیئے کہ اگر کپڑا ہمیشہ ناپاک رہتا ہے تو نماز کے شروع مین پاک کپڑا پہنین - پھر نماز کے آخر تک کپڑا ناپاک ہو جاوے تو کوئی خوف نہین - عالمگیری - درمختار -

مسئلہ استحاضہ مین صحبت کرنا جائز ہے - درمختار

مسئلہ استحاضے کی علامت یہ ہے کہ حیض کے خون مین بدبو ہوتی ہے اور استحاضے کے خون مین بدبو نہین ہوتی - غایتہ الاوطار - عالمگیری -

مسئلہ استحاضے سے پاک ہونیکے بعد غسل کرنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے غسل کرلین تو اچھی بات ہی - درمختار -

مسئلہ جب استحاضے کی بیماری ہو جاوے اور خون بہتا رہے تو عورت کو چاہیئے کہ ہر فرض نماز کے واسطے استنجا کرے اور تازہ وضو کرکے نماز پڑھے - فرض نماز کے وضو سے دوسرے نفل نمازین وغیرہ بھی پڑھنا جائز ہے جب دوسری فرض

عالمگیری

نماز کا وقت آگیا تو پہلا وضو ٹوٹ جائیگا۔ پھر تازہ وضو کرکے دوسری نماز ادا کرے۔ درمختار

مسئلہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ استحاضہ کی بیماری شیطان کے خلل سے ہی ہوتی ہے تاکہ نماز روزے مین خلل اور دقت واقع ہو۔ مشکوٰۃ شریف

مسئلہ طہر اس پاکی کو کہتے ہین جو دو حیض کے درمیان عورت پاک رہے مثلاً کسی عورت کو ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے دسوین تک حیض آتا ہے تو گیارہ سے بیسین تاریخ تک بیس دن طہر کے دن کہلائینگے۔

مسئلہ طہر کی مدت کم سے کم پندرہ روز کی ہے اور طہر کی زیادہ مدت کی حد نہین۔ اس کی تین صورتین ہین۔ درمختار۔ عالمگیری۔

پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی عورت بالغ ہونیکی عمر کو پہنچ جاے یعنے چودہ یا پندرہ یا سولہ برس کی ہوجاے۔ مگر اس کو تمام عمر خون نہ آئے تو وہ عورت ہمیشہ نماز روزہ جاری رکھے۔ اور صحبت کیا کرے۔ غایۃ الاوطار۔

دوسری صورت۔ یہ ہے کہ کوئی عورت بالغ ہوکر دو دن یا چار پانچ دن خون دیکھے پھر اسکو تمام عمر خون نہ آیا تو وہ بھی ہمیشہ نماز روزہ وغیرہ جاری رکھے۔ غایۃ الاوطار

تیسری صورت۔ یہ ہے کہ اگر کوئی عورت ایسی حالت مین بالغ ہوئی کہ اسکو پہلے ہی سے خون ہمیشہ رہتا ہے تو اس صورت مین ہر مہینے سے دس دن حیض مین شمار ہونگے۔ عالمگیری

مسئلہ طہر متخلل وہ ہے کہ شروع مین بھی خون نظر آئے اور آخر مین بھی خون نظر آئے مگر درمیان مین پاکی رہے مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ دس دن کی عادت حیض کی ہے

مگر کسی مہینے مین پہلے دن خون آیا اور آٹھ روز تک پاک رہی اور پھر دسوین دن خون آیا تو وہ آٹھ دن بھی پاکی کے حیض مین شریک ہون گے۔ پس ان آٹھ روز کی جس مین پاکی رہی ہو نمازین قضا نہ کرے۔ دوسری صورت یہ ہے مثلاً کسی عورت کو پہلے دن خون آیا اور تیرہ دن تک پاک رہی۔ پھر پندروین روز خون نظر آیا تو اس صورت مین دس دن شروع کے حیض مین شریک ہون گے۔ اور آخیر کے پانچ روز پاکی مین یعنے استحاضے مین۔ پس پانچ روز کی نماز قضا کرے۔ درمختار۔

مسئلہ جس عورت کو طہر متخلل ہو یعنے ایک عورت کے حیض اور پاکی کے دن مقرر ہین مگر کسی مہینے مین پاکی کے دنون مین استحاضے کی بیماری ہو کر رات دن خون جاری ہو جائے تو اس صورت مین لازم ہے کہ استحاضے کے دنون مین ہر نماز کو استنجا اور تازہ وضو کرکے نماز پڑھا کرے اور روزے رکھے۔ اور مرد سے صحبت کیا کرے۔ مگر جو دن حیض کے ہون ان دنون مین نماز روزہ ترک کرے۔ درمختار۔ غایۃ الاوطار۔

مسئلہ جس عورت کو استحاضے کی بیماری تھی ہمیشہ خون بہنے لگے۔ اور اس کو حیض اور پاکی کے دن برابر یاد نہ ہون تو اس عورت کو چاہئے کہ جن دنون مین حیض کا گمان ہو ان دنون مین نماز روزہ ترک کرے۔ اور جن دنون مین استحاضے کا گمان ہو ان دنون مین ہر نماز کو استنجا اور تازہ وضو کرکے نماز پڑھا کرے۔ اور روزے رکھے۔ اور مرد سے صحبت کرے۔ مگر ایسی عورت سوائے فرض نماز اور سنت موکدہ اور واجب کے دوسری کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔ اور قرآن شریف کی تلاوت نہ کرے۔ اور مسجد مین نہ جائے۔ درمختار۔ عالمگیری
غایۃ الاوطار

مسئلہ جب عورت کے حیض اور استحاضے کے دن ایسے مل جائین کہ انکا کچھہ بہی خیال نرہے ۔ اور یہ گمان تک ہوسکے کہ یہ حیض کے دن ہوگئے یا استحاضہ کے تو ایسی عورت کو ہر نماز کے واسطے غسل کرنا ضرور ہے ۔ مگر ایسی حالت مین سوا لے نماز فرض اور سنت موکدہ کے دوسری کوئی نماز نفل نہ پڑہے ۔ اور مسجد مین نہ جائے اور مرد سے صحبت نہ کرے ۔ اور وہ عورت رمضان کا تمام مہینہ روزے رکہے بعد کو بیس دن کے روزے قضا کرے ۔ خواہ ملاکر رکہے یا جُدا جُدا رکہے ۔ فتاوی عالمگیری ۔ درالمختار غایۃ الاوطار

چوتہا باب نفاس کی مسائل مین

نفاس اس خون کو کہتے ہین جو زجگی کیبعد ظاہر ہوتا ہے ۔ نفاس کی زیادہ مدت چالیس دن کی ہے ۔ اور کم مدت کی کوئی حد نہین ہے ۔ کسیکو تیس دن کسیکو بیس دن کسیکو پندرہ دن ۔ کسیکو دس دن ۔ کسیکو پانچ دن کسیکو دو دن ایک دن بہی آتا ہے ۔ درمختار ۔

مسئلہ جو جو باتین حیض مین مثل نماز روزہ وغیرہ کے حرام ہین ۔ نفاس مین بہی وہ سب باتین حرام ہین ۔ درمختار ۔

مسئلہ اگر کوئی عورت زجگی کے بعد پورے چالیس دن مین پاک ہو تو حیض کی طرح بغیر غسل کے اس سے صحبت درست ہی مگر نماز بغیر غسل کے درست نہین ۔ درمختار

مسئلہ اگر کوئی عورت زجگی کے بعد چالیس روز سے کم مین یعنے ایک مہینے یا

پچیس روز یا بیس روز وغیرہ مین پاک ہو تو بغیر غسل کے اس سے صحبت درست نہین ۔مگر پاکی کے بعد ایک نماز کا وقت گذر جائے تو بغیر غسل کے صحبت درست ہے ۔ درمختار

مسئلہ چالیس روز سے زیادہ جو خون آیگا وہ نفاس کا خون نہوگا ۔بلکہ استحاضے کا خون ہوگا ۔اس مین نماز روزہ جائز ہے ۔ درمختار

مسئلہ اگر کسی عورت کو نفاس کی عادت بیس دن کی ہو مگر کسی زچگی مین چالیس دن خون آگیا تو چالیس دن ہی نفاس کے ہون گے اور اگر پچاس دن خون آیا تو بیس دن عادت کے نفاس مین شریک ہونگے ۔اور تیس دن استحاضے کے ہونگے ۔پس تیس دن کی نمازین قضا کرے ۔ درمختار ۔

مسئلہ اگر کسی عورت کا حمل گر جائے اور بچے کے کچھ اعضا یعنے ایک انگلی یا ایک ناخن ہی بن گیا ہے تو وہ بچہ ہے اور وہ عورت زچہ ہے ۔ اور جو خون ظاہر ہوگا وہ نفاس کا خون ہوگا ۔پاکی تک نماز روزہ ترک کرے ۔ اور اگر بچے کا ایک عضو بھی نہ بنا ہو بلکہ فقط گوشت کا لوتھڑا ہو تو وہ بچہ نہ کہلائیگا ۔اور وہ عورت زچہ نہوگی ۔ایسا حمل گرنے کے بعد جو خون آئیگا وہ نفاس کا خون نہوگا ۔بلکہ حیض یا استحاضے کا ہوگا ۔اگر حمل اندھیرے مین گر پڑا اور بچے کا بننا یا نہ بننا معلوم نہوا اور خون جاری ہو جائے تو نماز روزہ حیض کے یقینی دنون مین ترک کرے اور آخر پر غسل کرے ۔اور پھر خون بند ہونے تک معذور کی طرح نماز پڑھا کرے ۔یعنے جس طرح استحاضے مین نماز پڑھنا ہے اسیطرح پڑھا کرے ۔ درمختار ۔عالمگیری

مسئلہ جب عورت کو زچگی کے بعد مطلق خون نہ آئے یا بہت [illegible]
زچہ ہوگی۔ نماز روزہ ترک کرے۔ اور اپنی پچھلی عادت پوری کرکے نماز شروع [illegible]
مسئلہ اگر کسی عورت کو دو بچے ایک کے بعد ایک۔ ایک ہی وقت میں پیدا ہوں [illegible]
اول ہی بچے سے نفاس کا حکم ہوگا۔ عالمگیری

مسئلہ جب عورت کی زچگی ہو اور وہ دس روز یا بیس روز یا تیس روز [illegible]
تو اسی وقت غسل کرکے نماز روزہ شروع کر دینا چاہیے۔ اکثر عورتیں اپنی [illegible]
بھی پاک ہو جائیں تو غسل کرکے نماز روزہ شروع نہیں کرتیں۔ یہ بالکل جہالت ہے [illegible]
ہو جانے کے بعد بھی چالیس روز کا انتظار کرنا۔ اور نماز روزہ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسی
عورتیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوں گی۔ اور ان کا کوئی عذر
قبول نہ ہوگا۔ اگر زچگی میں کسی عورت کا مزاج اچھا نہ ہونے سے سردی وغیرہ کی شکایت ہو جائے
یا بخار آتا ہے تو اس عورت کو نفاس سے پاک ہو کر غسل ہی کرنے کی ضرورت نہیں۔
بلکہ پاک ہوتے ہی نفاس کی نیت غسل کے بدلے تیمم کر لیوے اور نماز روزہ شروع
کر دیوے۔ اور اگر سخت بیماری کی وجہ سے وضو بھی نہیں کر سکتی تو وضو کے بدلے بھی
تیمم کرکے نماز پڑھا کرے۔ ہرگز نماز ترک نہ کرے۔

پانچواں باب صحبت کے آداب میں

نکاح کرنا سنت ہے اور خوفِ زنا کے وقت واجب ہے۔ نکاح سے غرض [illegible] آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ادا ہو اور نسل آدم کی ترقی ہو۔ پس ہر وقت یہی خیال رکھنا چاہیئے کہ نسل آدم کی اور اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کے لئے یہ سنت ادا کی جاتی ہے۔ مسلم۔ بخاری۔

نکاح سے فائدہ یہ ہے کہ آدمی زنا اور بدنظری سے بچا رہتا ہے۔ بخاری

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال صحبت مین ثواب ملتا ہے۔ اور حرام مین بہت سخت گناہ ہے۔ صحیح مسلم۔

فائدہ صحبت کے وقت اگر حجرے مین قرآن شریف لگا رہے تو اُسپر کوئی کپڑا ڈالدینا چاہیئے۔ تا کلام اللہ کا ادب باقی رہے۔ درمختار۔

فائدہ صحبت کیوقت قبلہ کیطرف منہہ رہنا مکروہ ہے پس چاہیئے کہ صحبت کیوقت پھیرلے کا سرہانا قطب یا جنوب کے طرف کردین۔ بستان فقہ ابولیث۔

فائدہ صحبت کے بعد بغیر غسل کے اگر سونا چاہین تو وضو کرکے سونا مستحب ہے۔ اگر وضو نکرسکین تو تیمم ہی کافی ہے۔ مدارج النبوہ

فائدہ جمعہ کی رات مین صحبت کرنا مستحب ہے۔ اس رات مین اگر حمل ٹھہر جاسے تو اولاد بہت نیک بخت ہوتی ہے۔ کیمیاے سعادت۔

فائدہ صحبت کے وقت باتین کرنا مکروہ ہے۔ بستان ابولیث

فائدہ ابونعیم نے کتاب الطب مین لکھا ہے کہ ہر مہینے کی پندرہوین رات مین صحبت کرنا مکروہ ہے کہ اس تاریخ مین شیاطین حاضر ہوتے ہین۔

فائدہ صحبت کے آگے عورت مرد کو آپس مین مذاق کی باتین کرنا اور بوس و کنار کرنا مستحب ہے۔ کیمیای سعادت۔

فائدہ صحبت کے آگے اس دعا کو پڑہکر صحبت کرنا بہتر ہے اس کے پڑہنے سے اولاد نیک ہوتی ہے اور شیطان سے محفوظ رہتی ہے وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ صحیح مسلم

فائدہ مرد کو عورت کا ستر اور عورت کو مرد کا ستر صحبت کے وقت دیکہنا مکروہ ہے اور آداب صحبت کے خلاف ہے۔ شرح مشکات

فائدہ مرد کو اپنی عورت کا بدن اور عورت کو اپنے شوہر کا بدن چہونا جایز ہے۔ عالمگیری

فائدہ اگر ایک رات مین دو تین مرتبہ صحبت کا موقعہ ہو تو ہر بار شرمگاہ پانی سے دہونا اور ہر صحبت کیواسطے وضو یا تیمم کر لینا مستحب ہے وضو کی برکت سے طبیعت تازہ اور بحال ہو جاتی ہے۔ شرعۃ الاسلام۔ فقہ ابولیث۔

فائدہ صحبت کے بعد فوراً ٹہنڈا پانی پینا حکمۃً عورت مرد دونون کو مضر ہے اس سے رعشہ وغیرہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ طب نبوی

فائدہ کہانا کہاتے ہی صحبت کرنا بہی اچہا نہین۔ اس سے اولاد کند ذہن ہو جاتی ہے۔ بستان ابو لیث

چھٹا باب لباس کے مسائل مین

ہندوستان اور دکن مین عورتون کا لباس ایسا نا جایز اور برا ہے کہ اس لباس سے اپنی شوہر کے

سوائے کسی اوسکے سامنے آنیکے قابل نہین ہین۔ افسوس ہے کہ آج کل کے لباس میں عورت کا
جسم بالکل کہلا رہتا ہے۔ حالانکہ عورت کا پورا جسم ستر مین داخل ہے۔ جسکے
اوسکا چھپانا واجب ہے۔ مگر سوائے صورت اور ہاتھ پاؤن کے پہنچون کے۔ کہ
وہ ستر مین داخل نہین۔ اگر بعض عورتین پورا جسم چہپاتی بہی ہین تو باریک
کپڑون سے چہپاتی ہین۔ جیسے جالی۔ گلج۔ کچی۔ والا وغیرہ جو اونکا پہننا نہ پہننا برابر
ہے۔ کیونکہ کپڑا ستر چہپانے کو پہنا جاتا ہے۔ جب کپڑا پہننے کے بعد بہی جسم
نظر آتا رہے تو کپڑا پہننا ننگے رہنا برابر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو باریک کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہی
اور اون عورتون کی برائی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آپنے
فرمایا ہے کہ۔ دو گروہ میرے بعد ظاہر ہونگے۔ اور وہ دونون دوزخی ہونگے
ایک گروہ تو مردون کا ہوگا جو ظلم سے ناحق لوگونکو ستائینگے اور کوڑون سی مارینگے
دوسرا گروہ عورتون کا ہوگا جو ظاہر مین کپڑے پہنے رہینگے مگر حقیقت مین ننگے ہونگے
(یعنی باریک کپڑے مثل جالی وغیرہ پہنینگے) اور سر پر بالون کے چٹلے مگر سے باندہینگے
پس ایسی عورتین جو باریک لباس پہنتی ہین اور سر پر چٹلے باندہتی ہین ہرگز جنت مین
داخل نہونگی بلکہ جنت کی بو تک نہ پائینگے۔ صحیح مسلم۔
اور ایک حدیث شریف مین آیا ہو کہ ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
حفصہ آپکی بھتیجی باریک چادر اوڑہکر آئین۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اس چادر کو غصہ ہو کر پھاڑ ڈالا - اور اپنے پاس سے ایک موٹی چادر انکو دین مشکات
حدیث شریف مین آیا ہے کہ دحیہ بن خلیفہ صحابی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مصر کے باریک کپڑون کا ایک تھان عطا فرمایا - اور ارشاد فرمایا
کہ آدھا تو لے اور آدھا اپنی بی بی کو دے - مگر اپنی بی بی سے کہدے کہ یہ باریک
کپڑا ہے اس کے نیچے کوئی دوسرا موٹا کپڑا لگا کر سیدیوے تا کہ جسم نظر نہ آئے مشکات
بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسماء بیٹی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی آئین - پس آنحضرت نے انکو دیکھ کر اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا اور فرمایا کہ
عورت کو بالغ ہو نیکے بعد موٹے کپڑے سے پورا جسم ڈھانکنا ضرور ہے - مشکات
اے بی بیو ان حدیثون سے معلوم کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کو باریک کپڑون سے کیسی نفرت تھی - اور باریک کپڑے
پہننے والیون کی کس طرح برائی بیان کی ہے - پس تم بھی باریک کپڑون سے
نفرت رکھو اور چھوڑ دو -

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لباس کے باب مین لکھا ہے
کہ جن کپڑون سے جسم نظر آئے اس کا حکم ننگے کا سا ہے - شرح مشکات
اور فتاوائی عالمگیری مین لکھا ہے کہ عورتون کے واسطے باریک کپڑے ستر پوش نہین
ہین بلکہ ایک جال کے جیسے ہین -

جس لباس کا آجکل رواج ہے اور شریعت سے ناجائز ہے وہ تین قسم کا ہے ۔

پہلی قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین فقط چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ اوڑہتی ہین اور باقی جسم کہلا رہتا ہے ۔ یعنے آدہی پیٹہ اور آدہا سینہ اور سالم پیٹ و پہلو اور دونون بازو کہلے رہتے ہین ۔ ایسے لباس سے قرابت دار غیر محرمون کے سامنے آنا ناجائز ہے یہ لباس تو ہندوانی عورتون کا ہی مگر مسلمان عورتین بہی پہننے لگین ہین

دوسری قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ باندہتی ہین مگر کرتی مونڈہون تک پہنتی ہین ۔ یہ لباس بہی ناجائز ہے کیونکہ کرتی پہننے سے آدہا سینہ اور دونون ہاتہہ مونڈہون سے پونچہون تک کہلے رہتے ہین ۔ حالانکہ سینہ اور دونون ہاتہ پونچہون تک ستر مین داخل ہین کرتی تو بالکل بے حیائی کا لباس ہے ۔

تیسری قسم وہ ہے کہ اکثر عورتین چولی پہنتی ہین اور ساڑی یا دوپٹہ باندہتی ہین مگر جالی یا گلاج یا کنجی یا والے وغیرہ کے کرتے پہنتی ہین ۔ بس ایسی عورتین بہی ویسی ہی ہین جو عورتین فقط چولی پہنتی ہین اور دوپٹہ اوڑہتی ہین کیونکہ جالی اور گلاج وغیرہ کا پہننا اور نہ پہننا برابر ہے ۔

غرض یہ تینون قسم کے لباس بہی بالکل ناجائز ہین ۔ جالی ۔ گلاج ۔ کنجی ۔ والا جو یہ چار قسم کے باریک کپڑے ہین ۔ اول درجے مین تو جالی اور والا ہے ان سے جسم بالکل صاف نظر آتا ہے ۔ انکو مطلق چہوڑ دینا چاہئیے ۔ اور گلاج جسکے خانے دور دور ہون ۔ اور کنجی جو بہت باریک ہو یہ بہی جالی کیطرح ناجائز ہین ان تینون سے بہی جسم

نظر آتا ہے۔ مگر اس قسم کا گلاج جسکے خانے نزدیک نزدیک اور چھوٹے ہون اور جسم نظر نہ آئے تو جائز ہے ایسا ہی جو کپڑا بہت باریک ہو اور جسم نظر نہ آئے تو پہنا روا ہے۔

اکثر عورتین جالی وغیرہ کے کرتے اسواسطے پہنتی ہین کہ چولی کا مصالح اور موتی و پھول نظر آئین نعوذ باللہ اپنی زینت دکھلانیکے واسطے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرکے باریک لباس پہنا بہت بری بات اور بڑی شقاوت ہے اوپر کے حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ باریک کپڑا پہنی والی عورتین ہرگز جنت مین داخل ہونگی۔ پس باریک کپڑے چھوڑ دو۔ غرض ہمارے ملکی لباس کے رواج سے عورتون کو ضرور ہے کہ ایسے کپڑے کے کرتے ہمیشہ پہنی رہین کہ اس مین سے جسم نظر نہ آئے۔ ایسا کپڑا دو قسم کا ہے ایک تو سفید ململ ہے جو بہت باریک نہ بنتی ہو۔ اگر اس کو رنگوا کر پہنین تو جسم بالکل نظر نہین آتا۔ دوسرا ریشمی ململ ہے جو خود رنگین اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اور یہ کپڑا بھاری اور خوشوضع بھی ہے۔ سفید ململ تو ہمیشہ رات دن گھرون مین پہننے کو بہت اچھا ہے اور ریشمی ململ بیاہون۔ عیدون۔ شادیون مین کام آتا ہے۔

جو عورتین مفلس غریب ہون اور وہ ململ بھی خرید کر نہین پہن سکتین تو سین جگناتی چھینٹ۔ کھادی وغیرہ کے کرتے بنا سکتی ہین جو بہت ہی ہلکی قیمت مین آسکتے ہین جالی وغیرہ کے کرتے پہننے سے یا فقط چولی دوپٹہ وغیرہ پہننے سے یہ چند برائیان ہین۔

پہلی برائی یہ ہے کہ بغیر کرتے کے یا جالی وغیرہ کا کرتہ پہننے سے عورت کی نماز درست نہین ہوتی۔ کیونکہ نماز مین پورا جسم چھپانا واجب ہے۔ جالی کے کرتے سے تو صاف نظر آتا ہے
دوسری برائی یہ ہے کہ اکثر عورتین اطمینان کے لحاظ سے قرابت دار غیر محرمون جیسے خلیرے چچیرے بھائیون اور دیور جیٹھ وغیرہ کے سامنے آیا کرتی ہین۔ اگر جسم پر کرتہ نہو یا جالی وغیرہ کا کرتہ ہو تو بے ستری سے ان کے سامنے آنا ہوتا ہے حالانکہ قرابت دار غیر محرم کے سامنے پورا جسم چھپانا واجب ہے۔
تیسری۔ برائی یہ ہے کہ یہان اکثر ہندوانی بازاری عورتین مسلمانون کے مکانات مین کپڑے بھاجی ترکاری وغیرہ لیکر بیچنے کو آتی ہین۔ ایسی عورتون کے سامنے بھی غیر محرم مردون کی طرح جسم چھپانا واجب ہے۔ پس اگر جالی وغیرہ کا کرتہ ہوگا تو ان عورتون کے سامنے بھی نکلنا جائز نہوگا۔ عالمگیری
چوتھی برائی یہ ہے کہ بغیر کرتے کے یا جالی وغیرہ کے کرتے سے مان اپنے بیٹے کے سامنے اور بہن اپنے بھائی کے سامنے بھی نہین آسکتی۔ کیونکہ عورت کو اپنے محرمون سے بھی پیٹ اور پیٹھ اور پہلو چھپانا واجب ہے۔ جالی کے کرتے سے پیٹ پہلو وغیرہ صاف نظر آتا ہے پس ایسی صورت مین ضرور ہے کہ جوان اور بڈھی سب عورتین ہمیشہ ململ کے کرتے پہنا کرین۔ تاکہ بیٹون اور بھائیون وغیرہ کے سامنے بھی شرع شریف کے موافق جسم چھپا رہے۔ عالمگیری
غرض عورتون کو ہر رنگ کا اور ہر قسم کا کپڑا پہننا جائز ہے سوائے اُن باریک کپڑون کے

جن سے جسم نظر آتا ہو۔

لڑکیون کو بچپن ہی سے ململ وغیرہ کے کرتے پہنانے کی عادت ڈالین۔ تا کہ جوانی اور بڑھاپے مین بھی کرتے شوق سے پہنا کرین۔ اور جالی وغیرہ کے کرتون سے بالکل بچانا چاہئیے

فائدہ لباس مین کہرے دوپٹون کا رواج جو چلے جاتے ہین بہت برا ہی۔ کیونکہ عورتین جب ایسا کہرا دوپٹہ اوڑہتی ہین تو پائجامہ اوپر کے حصہ تک نظر آتا ہے جس سے اول تو بے ستری ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ پائجامہ ایسا تنگ سیا جاتا ہی کہ پنڈلی کے گوشت کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور صاف پنڈلی کی موٹائی وغیرہ معلوم ہو جاتی ہے حالانکہ تنگ اور چسپیدہ لباس عورتون کو پہنا مکروہ ہے۔ تیسرا یہ کہ کہرا دوپٹہ چنا ہوا ہو نیسے سر اور سینہ اچھی طرح ڈہپ نہین سکتا۔ غرض عورتون کیلئے پائجامہ اور آڑا دوپٹہ نہایت اچھا لباس ہے۔

ساڑی اور رومال وغیرہ بھی ستر پوش لباس ہین لیکن انکے اندر بہی پائجامہ پہنا اچھا ہے۔ بغیر پائجامہ کے ساڑی وغیرہ کا لباس کچھ ٹھیک نہین۔

آج کل عورتین جو پائجامہ ٹخنون کے اوپر پہنتی ہین یہ بہی جائز نہین بلکہ یہ حکم ہے کہ عورتون کا پائجامہ ٹخنون کے نیچے تک رہے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عورتون کا پائجامہ مردون کے پائجامہ سے ایک بالشت لانبا رہے۔ کیونکہ مردون کا پائجامہ شرع کے رو سے آدہی پنڈلی تک ہے۔ پس عورتون کا پائجامہ ٹخنون کے اوپر رہنا ستر کے خلاف ہے۔ شرح مشکات مین لکھا ہے کہ عورتون کا پائجامہ ٹخنون

کا ارشاد ہے کہ سب عورتون مین وہ عورت افضل ہے جو نہ اجنبی مردون کو دیکھے اور نہ اجنبی مرد اسکو دیکھین - شرح کنز-ہدایہ

مسئلہ یہان اکثر یہ رواج ہو کہ عورتین چچیرے-خلیرے-ممیرے-بہائیون کے سامنے اور دیور جیٹہہ وغیرہ کے روبرو نکلتی ہین-لیکن ان کے سامنے ہی جہان تک ممکن ہو گوشہ اچہا ہے- کیونکہ یہ سب غیر محرم ہین- خاصکران کے ساتہہ ہنسی مذاق کی باتین کرنا اور انکو چہونا اگرچہ بغیر شہوت کے ہو جایز نہین ہے بہت بُرا ہے - عالمگیری درمختار

مسئلہ جو لڑکا دس برس سے زیادہ ہو اس سے گوشہ لازم ہے کم ہو تو مضائقہ نہین

مسئلہ ہیجڑے اور نامرد- اور غلام اور اندہے کے سامنے بھی گوشہ لازم ہے- درمختار

مسئلہ اجنبی مرد اور قرابت دار غیر محرمون کے ساتہہ تین منزل کا سفر کرنا جائز نہین ہے اور اس سے کم ہی ہو تو احتیاط یہی ہو کہ غیر محرم کے ساتہہ سفر نکرے - درمختار- عالمگیری

مسئلہ فاحشہ عورتون اور کسبیون سے عورتون کو گوشہ واجب ہے- عالمگیری

مسئلہ باپ اور بہائی اور بیٹے وغیرہ کے سوائے قرابت دار غیر محرم جیسے- چچیرے ممیرے- خلیرے- بہائیون کے ساتہہ تنہا ایک جگہہ بیٹہے باتین کرنا اچہا نہین چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب غیر محرم عورت مرد تنہائی مین بیٹہتے ہین توان کے پاس شیطان حاضر ہو کر بُرے خیالات ڈالتا ہے- مشکات-

فائدہ جو لڑکیاں جوان انپیاہی ہون ان کو غیر محرم قرابت دار جوان لڑکون جیسے چچیرے- ممیرے- خلیرے- پہپیرے بہائیون وغیرہ کے سامنے ہی نکالنا بہت بُرا

ہے۔ اس مین فتنہ و فساد کا خوف ہے۔ جہانتک ہوسکے جوان لڑکیون کو سوای محرمون کے
سے گوشہ گزائین۔ اور بدچلن و بدخیال عورتون کی صحبت مین بیٹھنے نہ دین۔
مسئلہ جس طرح عورت کا جسم ستر مین داخل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عورت
کا آواز بھی ستر مین داخل ہے۔ جنکے سامنے جسم کا پردہ ہے اسکے سامنے آواز کا پردہ بھی ضروری ہے
اکثر عورتین شادیون مین ڈھول پر اور چکیون پر پکار پکار کے گایا کرتی ہین اور وہ
آواز باہر کے لوگ سنتے ہین یہ بالکل برا ہے اسکی احتیاط ضرور ہے۔
مسئلہ عورتون کے بال اور چوٹی بھی ستر مین داخل ہین۔ جسطرح پورا جسم غیر محرمون
سے چھپاتے ہین اسیطرح بالون کو بھی ان سے چھپانا ضرور ہے۔ بلکہ یہان تک حکم ہے
کہ عورت سر کے بال اور ناخن ایسے جگہہ نہ پھینکے اور نہ رکھے کہ ان پر غیر مردون کی نظر
پڑے۔ اکثر عورتین سر ڈھانکنے کا کچھہ خیال نہین کرتین۔ سر کھلا رکھنا بہت برا ہے سر ڈھانکے
رہنے سے کان گردن وغیرہ بھی چھپے رہتے ہین۔ کیونکہ عورتون کے کان اور گردن بھی
ستر مین داخل ہین۔ جب عورت کا سر کھل جاتا ہے تو گھر سے رحمت کے فرشتے دور ہوجاتے ہین
نماز مین اگر سر اور چوٹی کا چوتھا حصہ بھی کھل جائے تو نماز درست نہین ہوتی۔ یا سر پر باریک
ململ یا گاج وغیرہ کا ڈپٹہ ہو تو بھی نماز نہین ہوتی کیونکہ ان کپڑون مین سے بال صاف
نظر آتے ہین۔ بہتر یہ کہ موٹی چادر اوڑھکر نماز پڑھا کرین۔ دُرمختار۔ عالمگیری
مسئلہ عورتین پازیب کی آواز غیر لوگون کو سنانا نہ چاہئے۔ عورتون کو ایسے
پازیب پہنا جسکے گھنگرو کا بڑا آواز ہو مکروہ ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کلام پاک مین

ارشاد فرماتا ہے ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ ترجمہ یعنے مراد یہ کہ نہ ماریں عورتیں گہر مین یا باہر چلتے وقت اپنے پازیب کے پاؤن کو زور سے زمین پر۔ جس کا آواز باہر کے لوگ سنینگے تو فتنے پیدا ہون گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عورتون کو پازیب نہ پہنا تو جائز ہے۔ مگر پازیب کے گہنگرو ایسے ہونا چاہئے کہ جس کا آواز گہر مین چلتے وقت باہر تک جانے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر گہنگرو کے ساتہہ ایک شیطان رہتا ہے یعنے گہنگرو کا آواز غیر لوگ سنتے ہین تو شیطان اونکے دلون مین برے خیالات ڈالتا ہے غرض یہ کہ عورتون کو بڑی آواز کے پازیب پہنانہ چاہئے۔ اکثر گہنگرو گہٹ جاتے ہین تو اُن مین آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جب آواز پیدا ہو جانے تو انکو گلا کرنے بنالین۔ یا پازیب کے گہنگرو ہی ایسے بنائین جنمین آواز نہو۔ اگر گہنگرو گہیٹ کے ہون اور روور دور گاہین جائین تو البتہ ان مین آواز نہو گی۔

خاتمہ چند متفرق مسائل مین

مسئلہ خدا کے ساتہہ شرک کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالی جلشانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ سب قسم کے گناہ بخشدونگا مگر شرک نہ بخشونگا۔ پس شرک سے بچے رہنا اور پہلے کئے پر توبہ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ شرک وہ ہے کہ اللہ کی ذات مین یا اسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرنا۔ یعنے خدا

سے کے جیسا دوسرے کو سمجھنا اور خدا کے سوائے دوسرے کی عبادت کرنا۔ چنانچہ ان باتون مین بڑی شرک وکفر کا خوف ہے۔

سیتلا کو پوجنا۔ سیتلا جس گھر مین نکلے اس گھر مین بلالحاظ قواعد طبی۔ گوشت مچھلی وغیرہ نہ پکانا۔ کالا لباس نہ پہنا اس خیال سے کہ سیتلا کا مریض مرجائیگا۔ مالابدمنہ

نجومی کے کہنے کو یقین جان کر اس پر عمل کرنا۔ شرح مشکات

شادی کے بعد پانچ جمعگیون تک۔ یا کوئی مرجانے کے بعد چہلم تک۔ عید و فاتحہ وغیرہ نکرنا اس نیت سے کہ دوسرا کوئی یقیناً مرجائیگا۔

شرک وکفر کے کام سے عورت مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور صحبت کرنا زنا مین شرک ہوتا ہے اور اولاد حرام کی ہوجاتی ہے۔ پس اے بی بیو تمام شرک کے کامون سے بچی رہو اور پچھلے کئے پر توبہ کرو۔

مسئلہ خوشی کا کام ہوتے وقت یا سفر جاتے وقت چھینک کو برا جاننا جیسا کہ ہندو جانتے ہین۔ اور سفر جاتے وقت بلی سانپ وغیرہ سامنے آجاے تو منحوس جانکر پلٹ آنا۔ اور گھر پر بڑی چڑی پکارے۔ یا گھر مین گھوڑ پھوڑ گھس جائے تو اس گھر منحوس جانکر چھوڑ دینا۔ اور بچون کے سرون پر منت کی چوٹیان رکھنا وغیرہ۔ یہ سب باتین مکروہ ہین۔ ان سے ہی بچے رہنا بہت ضرور ہے۔

مسئلہ کوئی مرجاے تو اس پر ماتم و نوحہ کرنا بالکل حرام ہے۔ ماتم و نوحہ وہ ہے کہ مردے کے غم مین بےاضطرار چلا چلا کر رونا یا ناجائز بیانات کرنا۔ یا چھاتی کوٹنا

یا سر و مونھہ پر مار لینا - یا سر کے بال نوچنا - یا سر پر خاک ڈالنا - یا کپڑے پھاڑنا - حدیث شریف
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنے والی اور نوحہ
سننے والی عورتون پر - اور آپ نے فرمایا کہ جو نوحہ کرے ... وہ ہم مین سے نہین - مشکوٰۃ شریف
پس اکثر عورتین مردے پر ماتم کرتی ہین اور یہ حرام ہے اسکا خیال نہین کرتین - اگرچہ وہ
وقت بڑے غم کا ہوتا ہے مگر صبر کرنا اور شریعت پر قائم رہنا بہت بڑا ثواب ہے
اگر رونا تھم نہین سکتا تو خاموش بیٹھے ہوئے رونا اور کچھ بیانات نہ کرنا کیا برا ہے
خاموش بیٹھے ہوئے رونا جائز ہے کیونکہ یہ رحمت ہے - ماتم مین اس قسم کے
کلمات زبان سے نکالنے مین کفر کا خوف ہے - مثلاً خدا نے میرے بیٹے کو مار
کر مجھ پر بڑا ظلم کیا - خدا کو مارنے کے واسطے کیا میرا ہی بیٹا تھا - خدا بڑا بے انصاف ہے
خدا کی درگاہ مین خاک پڑے - اگر ہم نزدیک ہوتے تو مرنے نہ دیتے - نعوذ باللہ منہا
کیسا ہی نزدیک کا قرابت دار مر جائے تو کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ و غم
کرنا جائز نہین - مگر عورت کو جب اسکا شوہر مر جائے تو چار مہینے دس دن تک
سوگ و غم کرنا واجب ہے - یعنے وہ عورت چار مہینے دس دن تک - زیور اور
لال پیلا لباس پہننا اور سرمہ مہندی لگانا ترک کرے - شرح مشکات -
مسئلہ عورت پر اطاعت شوہر کی واجب ہے - حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جو عورت ہر کام مین شوہر کی رضامندی پر چلتی ہے اور اسکو خوش رکھتی ہے
تو اس عورت کو نماز جمعہ و نماز عیدین اور جنازہ و حج و عمرہ و جہاد کا ثواب ملتا ہے

اور جو عورت شوہر کی اطاعت نہین کرتی ہمیشہ اس کو ناخوش رکھتی ہے تو اسکے جملہ نیکیان
اور نماز و روزے وغیرہ قبول نہین ہوتے اور اس عورت کا ٹھکانا دوزخ مین ہوگا۔
شوہر کہان ہین موجود ہو تو بغیر حکم و مرضی شوہر کے عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہین
اگر کوئی عورت رہیگی تو روزے کا ثواب نہ ملیگا۔ اگر خاوند سفر مین ہو یا گھر ہی مین بیمار
ہو تو بغیر حکم کے بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔ درمختار۔ شرح مشکات۔
عورت کو جائز نہین کہ بغیر حکم شوہر کے گھر کے باہر قدم رکھے یا کہین مہمان جائے
نفل نماز پڑھتے وقت شوہر اگر عورت کو بلائے تو نماز چھوڑ کر اس کے پاس چلی جائے۔
مسئلہ اکثر عورتین ہاتون مین چوڑیان ہونیکی وجہ سے کبھی تیمم نہین کرتین اور خیال کرتی
ہین کہ چوڑیون کی وجہ سے تیمم نہین ہوسکتا۔ اس بیہودہ خیال سے نمازین قضا کرتی
ہین۔ تیمم برابر ہوسکتا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ ہاتون پر مسح کرتے وقت یک یک
چوڑی کو ہٹا کر وہان ہاتھ پھیر دین۔ اگر انگلیون مین چھلے اور ہاتون مین پونچیان وغیرہ
ہون تو تیمم کیوقت نکال ڈالین نہ نکل سکین تو انکو تین بار پھیر دین۔ تیمم کی نیت یہ ہے

اَلتَّیَمُّمُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ

فائدہ۔ شادیون مین یہ رسومات بدعت و مکروہ ہین۔ اور ان مین ہندؤن کی پوری
مشابہت ہے۔ سب کا ترک کرنا ضرور ہے۔
دلہا دلہن کو ہلدی لگانا۔ ہندؤن کے جیسا منڈوا ڈالنا۔ کلس کے گھڑے رسم کے
ساتھ رکھنا۔ دولے کو کنگن سہرا اور گود باندھنا۔ دلہا دلہن کو تیل چڑھانا۔ رنگ پانی

سے چوتھی کھیلنا۔ دولے کو سونے کا چھاپ چھلا جبراً پہنانا۔ دولے کے ہاتون مین مہندی لگانا۔ پہلے محرم کے دسؔ دن اور صفر کے تیرہؔ دن دلہا دلہن کے گوشے کو لازم جاننا۔ جلوے کیوقت چھلاّ کھیلنا وغیرہم۔ شوال کے مہینے کو شادی کیواسطے منحوس جاننا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح شوال ہی کے مہینے مین ہوا ہے۔

فائدہ۔ یہان یہ رواج ہے کہ شادی کرکے جب دلہن کو دولے کے گھر لاتے ہین تو دودھ سے دلہادلہن کے پاؤن دہو کر گھر مین چھڑکتے ہین۔ لیکن دودہ سے پاؤن دہونے کا رواج برا ہے بلکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ دلہن کو دولہے کے گھر لاکر پانی سے فقط دلہن کے پاؤن دہو کر گھر کے چارون کونون مین چھڑکین اس سے گھر مین برکت ہوتی ہے۔ شرعتہ الاسلام۔

فائدہ۔ جلوے کیوقت جو دلہن کا سر ہلاتے ہوسے ہجلوٰ وغیرہ فضول الفاظ پڑھتے ہین یہ بھی برا رواج ہے۔ بلکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ دلہن کو دولے کے گھر لاکر اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑہین۔ اللہ تعالیٰ دلہن کو تمام برائیون سے محفوظ رکھیگا۔ اور اس کی برکت گھر مین پھیلائیگا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔ ابوداود

فائدہ۔ یہان ایک ایسا برا رواج ہے کہ شادی کے بعد دلہن کو پانچ جمعگیون تک جمعہ کے سوائے درمیان مین غسل نہین کرواتے۔ بیچاری دلہن آٹھ آٹھ روز تک ناپاک رہتی ہے دلہن تو مارے شرم کے کچھ کہ او رکہہ نہین سکتی۔ اوپر والے اسکو جسطرح رکھین رہنا پڑتا ہے

مگر خوب جبا نو دلہن کے ناپاک رہنے اور نمازین نہ پڑہنے کا عذاب گہر والی عورتون پر ضرور ہوگا - جو جان بوجہکر وقت پر پانی ہنین ہنلاتین جس سبب سے نمازون کو چہوڑنا پڑہتا ہی یہانتک کہ جمعہ کے سولے پانی ڈالنا ایک عیب سمجہا جاتا ہے - نعوذ باللہ - سب عورتونکو اتفاق کرکے اس برُے رواج کے ترک کرنے مین کوشش کرنا چاہئے - ورنہ سب عورتین قیامت مین پکڑی جائینگی -

یہ بہی ایک رواج ہے کہ دلہن منجہ بیٹہتے ہی اسکا نماز پڑہنا عیب سمجہا جاتا ہے - حالانکہ نماز ایک ایسا فرض عین ہے کہ وہ کسی حالت مین بغیر عذر شرعی کے چہوٹ ہنین سکتا اس کا وبال بہی اُن عورتون پر ضرور ہوگا جو دلہن کو نماز پڑہنے سے روکتین ہین - یا نماز پڑہنے کی تاکید ہنین کرتین - دلہنون کو بہی چاہئے کہ شادی کے دنون مین برابر نماز پڑہا کرین - اور ہمیشہ وقت پر غسل کیا کرین - ان باتون سے ہرگز نہ شرمائین اور جاہل عورتون سے نہ ڈرین -

مسئلہ یہان اکثر یہ رواج ہے کہ عورتین فرض نماز بہی ضرور بیٹہکر پڑہا کرتی ہین معلوم ہنین یہ رواج کہان سے اور کب سے ہوگیا ہے - کسی کتاب مین اس بات کا داخلہ ہنین ہے کہ عورتون کو فرض نماز بیٹہکر پڑہنا جائز ہے - یہ رواج بہت برُا اور یہ مسئلہ بالکل غلط ہے - اور خلاف احکام نماز ہے - شاید عورتین اپنی آرامی کیلئے یہ رواج ڈالدین ہین - صحیح حکم یہ ہے کہ فرض نماز اور واجب اور صبح کی سنت اور نذر کی نماز مین جب تک کوئی عذر نہو قیام فرض ہے - پس عورتون کو

لازم ہے کہ فرض و واجب اور صبح کی سنت برابر کہڑے ہوکر پڑہا کرین۔ بیہ بیمار یا بیہوش
قیام کے ہرگز درست نہین ہوتین ہان مگر نفل نمازین بیٹھکر پڑہنا بغیر عذر کے بہی جائز ہے مگر ثواب آدہا
فائدہ اکثر مرد اور عورتین بیوہ کے نکاح کو برا اور بہت بڑا عیب سمجھتی ہین۔ اسکا کچہہ
نہین ہے۔ بلکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ چنانچہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے
فَانکِحُوا الْاَیَامیٰ مِنْکُمْ وَ الصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ۔ ترجمہ۔ اے مومنو تم مین جو بیوہ
عورتین ہین انکا نکاح کردو۔ اور تم مین جو نیک بخت بندہ ہین ان کا بہی۔
جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پاک اور اولیاء کرام اور اماموں نے
کیا ہو وہ ہمارے پاس کیونکر عیب ہوسکتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ بیوہ کے نکاح
نکرنیکا مسلمانون مین جو رواج ہوگیا ہے۔ وہ ہندون کی مشابہت ہے۔ بیوہ کے نکاح کو
کبہی عیب نہ جاننا چاہیئے۔ عیب ٹہیرانا کفر تک پہنچتا ہے۔ اور سخت گناہ ہی۔ خاصکر جوان
بیوہ عورتون کا نکاح نہونے مین بڑی بڑی آفتین اور سخت برائیان ہین۔ ہر شخص اپنی حالت
پر خوب سمجہ سکتا ہے کہ بے نکاح کے رہنا کیا کیا مصیبت و وحشت کا سامنا ہے لیکن
بیوہ کے نکاح مین اسکی دلی اور زبانی رضامندی ضرور ہے۔ اگر کوئی بیوہ عورت نکاح
کی خواہش کرے تو ہرگز اس پر عیب لگانا نہ چاہیئے۔
مسئلہ جہوٹ بولنا خواہ کم ہو یا بہت۔ جہوٹی قسم کہانا۔ جہوٹی گواہی دینا۔ کسی پر بہتان
اور تہمت لگانا۔ عبادت لوگون کے دکہانے کو کرنا۔ غرور تکبر کرنا۔ مان باپ اور
خاوند کی نافرمانی کرنا اور انکو ستانا۔ تول اور ناپ مین کم و زیادہ کرنا۔ کسی کو بد دعا دینا

کوستا۔ لوگون کا گلہ شکوہ کرنا جو اکثر عورتون کی عادت ہے۔ لوگون کو حقیر جاننا۔ آپس مین
مخوش گالیان دینا۔ لوگون کی چغلی کہانا۔ لوگون پر حسد و بغض کرنا۔ شطرنج۔ چوسر۔ گنجفہ
پچیسی۔ مغل پٹھان۔ چک بشیر بکری وغیرہ کہیلنا۔ یہ سب باتین حرام و مکروہ مین۔
اے بیبیو جہانتک ہوسکے ان سب باتون سے بچے رہو اور عذاب دوزخ و غضب خدا سے ڈرو۔

مسئلہ۔ چاندی سونے کا زیور عورتون کو پہننا حلال و جایز ہے۔ مگر چاندی سونے کے
برتنون کا استعمال عورتون مردون پر حرام ہے۔ یعنے چاندی سونے کے رکابیون مین
کہانا۔ چاندی سونے کے کٹورون گلاسون مین پانی پینا اور ایسے چمچے رکہنا ناجایز ہے
اور ایسا ہی چاندی سونے کے پاندان۔ اگالدان۔ مسی دان۔ چھالو۔ پان کی تہالی سرمہ دانی
سلائی۔ کجلوٹی۔ تیل کی کٹوری۔ سپیاری کی ڈبی۔ پنکہ۔ آئنہ۔ عطر کی شیشی وغیرہ
سب ناجایز ہین۔ ہرگز یہ چیزین سونے چاندی کی بنانا نہ چاہئیے۔ اگر آئنہ کے
اطراف صرف چاندی کی پٹی لگائین تو جایز ہے۔ لیکن اُس سونے چاندی کا گہر ہو تو اس
مین دیکہنا جایز نہین۔ عالمگیری۔

مسئلہ چہوٹے لڑکون کو ریشمی کپڑے۔ یا سونے چاندی کا زیور مثل ہسلی کڑے وغیرہ
کے پہنانا جایز نہین۔ اور لڑکون کے ٹوپیون پر چاندی کے پہول اور مصالح
لگانا بہی ناجایز ہے۔ اس سے پہنانے والے گنہگار ہوتے ہین۔ اگر لڑکون کے ٹوپیون
کے صرف کنارے پر چار انگل کا چوڑا مصالح لگائین تو جایز ہے۔ اس سے
زیادہ لگانا ہرگز جایز نہین۔ ماں باپ اس کا ضرور خیال رکہین۔ عالمگیری۔

مسئلہ - عورتون کو مہندی لگانا جائز ہے - بلکہ ضرور ہے - حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس عورت کے ہاتھہ مین مہندی کا رنگ نہ دیکھتے تھے تو اسکو برا جانتے تھے - خاصکر اپنے شوہرون کے واسطے مہندی لگانا مستحب ہے چنانچہ شرح مشکات مین آیا ہے کہ عورتون کو مہندی لگانا مستحب ہے اور بالکل نہ لگانا مکروہ ہے - مشکات -

مسئلہ - پائخانے سے فارغ ہونیکے بعد عورتون کو بھی ڈھیلے لینا سنت ہے اور پیشاب پاخانے کیوقت قبلے کے طرف مونہ یا پیٹھہ کرنا حرام ہے - اور نیز قبلے کیطرف پاؤن کرکے سونا یا بیٹھنا ناجائز ہے - چھوٹے لڑکون کو بھی مان باپ قبلے کے طرف پیشاب پاخانہ نکرائین - اگر کرائین تو اس کا گناہ ان باپ پر ہوگا - شرح مشکات - عالمگیری

مسئلہ دوسرے کسی آدمی کے بال لگاکر عورتون کو چٹلہ باندہنا حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹلہ باندہنی والی عورتون پر لعنت کی ہے مشکات - ۱۱ - بارمۃ ؟ منط

تمام شد

قطعہ تاریخ من نتائج مولوی عبدالکریم صاحب المتخلص بہ طالب

کیا تالیف حضرت نے ہی نادر	مسائل یہ بتوفیق خداداد
سروش دل نے سال طبع بولا	چھپی طالب - کتاب فیض آباد
	۱۳۰۱

قطعات تواریخ طبع رسالہ مولفہ مشفقی مکرمی مولوی محمد شاہ ولی اللہ صاحب قادری دام فیضہ

نتیجہ طبع سید عبد الغفور جعفری المتخلص ضرغام منشی محکمہ معتمدی لنگر سرکار عالی

قطعہ در سن فصلی

لکھا شاہ ولی اللہ صاحب نے عمدہ — رسالہ فقہ میں بحمد اللہ کامل

یہ کشف الخلاصہ کا بھی ہے خلاصہ — مسائل نساء کے ہیں سب اسمیں شامل

کہا طبع ضرغام نے طبع کا سن — لکھو قابل حفظ از حسن مسائل

قطعہ در سن ہجری

شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب — لکھی خاصی قابل تحسین ہے

دیکھ لیں عورات اسکو سر بسر — علم دین گلدستۂ رنگین ہے

دیکھنے سے ہے مراد اس کو پڑھیں — خانۂ دین اس سے پر تزئین ہے

ہے حدیث مصطفےٰ بے شبہ و شک — علم سیکھو گر میان چین ہے

دل ہو نورانی جو ہو حسن عمل — یہہ رسالہ آفتاب دین ہے

چھوڑ دیں عورات رسم کجروی — یہہ رسالہ سہل و خوش آئین ہے

شوق دل سے یاد کیجے سہل ہے — بیدلی کیجائے تو سنگین ہے

حبذا طبع مولف حبذا — آسمان ہے فقہ یہہ پروین ہے

کہدے اے ضرغام سال و حال طبع — گنج مخفی زبدۂ تکوین ہے

قطعہ تاریخ من نتایج افکار حضرت اخوی صاحب قبلہ و کعبہ حضرت شاہ محمد روح اللہ صاحب قادری مدظلہ العالی

قطعہ

جب عزیزم شاہ ولی اللہ نے تالیف کی — ایک کتاب معتبر فقہ نساء میں سب سے بہتر

فکر کی جب روح نے تاریخ کی ہاتف کہا — لو یہ رسالہ چھپ چکا ہے عورتوں کی فقہ میں

قطعہ تاریخ من نتائج افکار مولوی محمد عزیز ...

قطعہ

سیکھے ادیب نے بہتر مسائل زبان
یہ سوچتے کیا ہو یہ کہو طبع کا سن

پیغمبر تواب نے بتلا دیا اس سے آن
رسالہ ادب دیا کیا خوب ... ہاں کہا

۲۳

صحت نامہ رسالہ مسائل النسا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	٢	٣	٤	١	١	٣	٤
،	١	حمدنعت	حمدونعت	٣٣	١٠	سردہالے	سرڈہاکے
،	٧	تہیدکی	تہہدی	،،	١٢	سنانا سر	سنانانہ
،	١١	ناتوان ہین	ناخشنودان ہین	٣٤	١	ایشرتن	یقشرین
،	،	پانزہ سبیہ	پانز تہین	٣٥	٦	شرک	شریک
١١	٥	تا	نشانہ	،	١٣	گوپٹر بسر	گھوڑ پٹر
،	١٤	وس ہین	وس ون ہین	،	،	گہر	گہرکو
١٥	٩	اتازہ	اندازہ نماز	٣٦	١٠	خداکی	غداکی
١٧	٥	بیس	تیس	٣٧	٩	قصا	قضا
٢٠	٧	اشتحاضی	استحاضی	٣٩	١٧	ولی	کوئی۔
،	١٤	ہوا	نہوا				
٢٣	٥	جنبنا	جنبشنا				
٢٤	١٧	حفضہ	حفص				
٢٦	٨-٩	پوچھون	پونچون				
٢٨	٢	توصاف	تو جسم صاف				
٣٠	٤	للشومنات	للمومنات				
[illegible]	١	چچرا	پچیرا				
٣٣	١٣	حسیلہ	[illegible]				

حامداً و مصلیاً

بیت زبان رو کہ حمد توشد پیش از بیان ما ۔ مفتاح عاجزی ہست زبان دہان ما ۔ اے سبحان اللّٰہ حمد حق مجموعہ کائنات و سرو قد موجودات سے کما حقہ ناممکن و محال ہے تو پھر مجھ ناتوان شوریدہ بیان کی کیا مجال ہے ۔ **ابیات** ۔ اے ذکر تو برتر از بیان ما ۔ در شکر تو قاصر زبان ما ۔ فرسودہ ہمی چو ما عبد ناک ۔ حیران شدہ ایم زین عیان ما ۔ حمد شان تو بے نشان تا ایم ۔ پس ہر چہ نشان دہیم نشان ما ۔ ہمچنین نعت و محمدیت شاہد لعمرک زبان فرمائے خافقین رسول الثقلین مظہر انوار ذو الجلال مبلغ احکام قادر متعال ۔ بالا تر سے طاقت بشری ہے ۔ الحاصل ۔ **ابیات** حمد رب اہل جہان پہ فرض ہے ۔ اس لئے ضرغام کہے یہ عرض ہے ۔ اے چارہ کار چارہ جویان ۔ وے خالق خلق نیک خویان ۔ بپذیر درودہائے بے حد ۔ بر روح رسول و آل امجد ۔ اب اصل منشائے مواد تحریر و پیش کشی مواد تقریر یہ ہے کہ ۔ محبی مشفقی جناب مولوی شاہ محمد ولی اللّٰہ صاحب قادری مشایخ گلشن آباد میدک نے جنکی لیاقت ذات و حسن صفات کے متعلق یہ بیت حسب الحال ہے ذہن وقاد تو کشاف معانی ہائے دین ۔ طبع نقاد تو شد مفتاح کنز علم ہا ۔ یہہ ایک رسالہ موسومہ مسائل النساء تالیف فرماکر ۔ عورات گم کردہ راہ کے لئے فی سبیل اللّٰہ چراغ ہدایت روشن و پیش فرما دیا جزاک اللّٰہ فی الدارین خیراً ۔ **ریویو** ۔ اگرچہ فی زماننا اس قبل کے بہت سارے کتب فقہ جامع و مختصر موجود ہیں لیکن نظم ۔ گو شنیدستی دگر رہ گوش کن ۔ نغمہ خوش از گلوئے دیگر است ۔ مصرعہ ۔ خوش گفت ضرغام انکہ گفت ۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است بہر حال ماحصل کلام ضرغام یہی ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کا ہر نقطہ عارض غلمان کا تل ہے ۔ یہہ لفظاً مائل بہ کمال ہے ۔ اسکی ہر سطر نور دیدۂ حور ہے ۔ اسکی معنی بعینہ تجلی شمع طور ہے ۔ اسکی جدول رشک خیابان ارم ہے اسکی سرخی روکش قندیل حرم ہے ۔ یہ رسالہ آسمان فقہ کا چاند ہے ۔ اسکے سامنے شمس ملک کی جھلک ماند ہے ۔ اسکو جتنا سراہئے تھوڑا ہے کیونکہ مولف نے حتی الوسع کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ نسخہ باقیات الصالحات ہے اور عورات کیواسطے عمدہ تر سوغات ہے ۔ اب میں اپنی ناچیز تقریظ کو اس نظم دعائیہ پر ختم کرتا ہوں ۔ **نظم** شاہزادہ کے شاہ آصف اور اولاد اونکے اونکے واصف کے پڑھنے والیکے اسکے جامع کے ۔ لکھنے والے کے اسکے سامع کے ہوویں حاصل تمام دلکی مراد ۔ بہ محمد و آلہ الامجاد ۔ **سید عبد الغفور جعفری المتخلص ضرغام**

حامداً و مصلیاً و مسلماً

سنت کی پیروی سعادت کی کنجی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال پر چل رہا ہو وہی محبوب الٰہی ہے۔ اللہ کا فرمان قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ہماری دلیل ہے وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یہ بھی ارشاد رب جلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حرکات و سکنات یہانتک کے اکل و قیام نوم و کلام عادات و عبادات سب مین پوری اقتدا چاہیئے۔ کیونکہ تعدیل قلب ہاتھہ سے تو ممکن نہین ہان قلب کا تصرف بواسطۂ تعدیل اعضا ممکن ہے۔ اسیواسطے کہتے ہین کہ دل بجای حوض اعضا بجای انہار ہین۔ دل کیون نہ خراب ہو جب عمل بد کار ہین۔ اور یہی سبب ہو کہ قبل درست ہونے دل کے جب موت آجاتی ہو تو بہت ہی حسرت ہوتی ہو کیونکہ بسبب موت کے علاقہ قلبی اعضا سے منقطع ہو گیا اب اوسکے درست کرنیکا کوی موقع نہ رہا۔ بات یہ ہو کہ بدن عالم شہادت سے ہو اور قلب عالم ملکوت سے اور دونون مین اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علاقہ لگادیا ہے کہ معارف قلبی کا اثر اعضا پر ہوتا ہو اور اعضا کے انوار قلب کیطرف راجع ہوتے ہین۔ اسی سبب سے تمام حرکات مین عدل اختیار کرنا چاہیئے اور عدل کے یہ معنی ہین کہ اشیا کو اوسکے مواقع پر رکہنا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر عالم ملکوت تہا۔ آپ نور نبوت سے ہر کام کی خاصیت دریافت فرماکے امت کو حکم فرماتے تھے۔ جس نے آپکی بات سُنی اور آپکی اتباع کی اوسکا ظاہر و باطن منور ہو گیا۔ اور جس نے آپکے حکم سے روگردانی کی مشرکو نکی چال اختیار کی ظلمت نے اوسکو گہیر لیا۔ برُے حال سے اس عالم سے

جا پڑیگا۔ ہونیکے لئے اسقدر کافی ہی کہ سچے آدمی کے خواب اکثر سچے ہوتے ہین۔ بسبب صداقت
کے لوح محفوظ سے قلب کا مقابلہ ہوتا ہے اور اس کا عکس اسکے دل پر پڑتا ہی اور جہوٹے کے خواب
بہی جہوٹے۔ کیونکہ اوسکی صورت قلبی بگڑ گئی۔ افسوس ہی اُن لوگون پر کہ ایک ڈاکٹر کے کہنے سے
اشیاء کی خاصیت کو مان لیتے ہین۔ اور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ماننے مین پس وپیش کرتے ہین
اور یہ بہی جانتے ہین کہ حضرت تمام اسرار سے واقف تہے اور کیسی بڑی حماقت ہی کہ ہندوؤن کے رسم ورواج کی تو وہ
پابندی کہ ہہر انگلن نہ بند ہو تو نسبت توڑ دیتے یار بیوہ کو نکاح کردو تو اوسکی صورت سے بیزار۔ واہ رے مسلمانی کہ ہنود کی چال
پر چلتے ہو اور نجومی کا قول فلان دن منحوس اور فلان ساعت اچھی ہی کبہی تو مانتے ہین۔ اور عورتون کی کہنے سے
کہ فلان رسم نہ کرنیسے یہ آفت آئیگی سچا جانتے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننے مین دشواری ہی ایسے
باتون سے کفر کی بو آتی ہی خدا ہم سبکا خاتمہ بخیر کرے۔ حضرت سید الاولیا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین مین
سیدنا اپنے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب کوئی شخص بری بات دیکھے
تو اپنے ہاتھ سے اسکو دفع کرے اور جو نہ ہوسکے تو زبان سے دفع کرے اور جو اوس سے بہی نہ ہوسکے تو دل سے اور یہ ضعیف تر ایمان ہے
الحمد للہ کہ مصنف مسائل النساء نے قلم جو اعدی اللسانین ہی اس سے خوب بری باتون کا رد کیا۔
اور جو علما کے شایان تہا اوسکو بجالایا۔ ہاتہ سے روکنا حکام کا کام ہی۔ اگر اسیطرح اور علما و مشائخین بہی
اس بدعات کے دفع کرنے مین کوشش کرین اور خود بہی اوس کے پابند ہون تو سب عوام بہی اونکی اتباع کرتے
ہین۔ ورنہ سخت مواخذہ کا خوف ہی۔ شافعی اور حنبلی مذہب مین عورت کا حیض موقوف ہونیکے بعد بہی
صحبت جائز نہین جبتک کہ وہ پانی نہ نہالے چنانچہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین
مین فرماتے ہین ویجتنب وطاھا فی حال الحیض والنفاس وکذلک بعد انقطاع الدم

حتی تغتسل من الحیض قولا واحدا اور اسیطرح مصالح کا مردون اور لڑکون کیلیے ایک تار بھی جایز نہین - بہتر ہو گا کہ حنفی بھی اسکا خیال رکھین - کیونکہ سب علما نے لکھا ہی کہ امور خلافیہ سے نکل جانا مستحب ہے - خداوند عالم مصنف صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ عورتونکے لئے خاص رسالہ لکھا - اور اونکی ہدایت سے بچونکی ہدایت ہوتی ہے کیونکہ ایک زمانہ تک وہ ماں سے وابستہ رہتے ہین اور جب وہ درست ہونگے تو سب گھر کا گھر درست ہو گا - ورنہ یہ سارے رسم و بدعات عورتون کا طفیل ہے - جو مرد زن مرید ہین اونکا خلاف نہین کرتے اونکی خوشنودی مین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرتے ہین اسیواسطے حدیث مین آیا کہ النساء حبائل الشیطان - مین سفارش کرتا ہون کہ سب صاحب ایک ایک نسخہ لیکر اپنے بچون کو پڑہائین - اور دین و شریعت کو پھیلائین اور بڑہائین فقط

الفقیر الی اللہ و رسولہ الہادی

محمد حمزہ الحسینی القادری کان اللہ لہ

الحمد للہ والمنہ

حق تعالی اس رسالہ کو اپنے فضل و کرم و طفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول فرمائے اور سب عورتونکو نیک ہدایت اور زیر مولف کو توفیق عمل خیر عنایت فرمائے آمین ثم آمین و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب - و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین الی یوم الدین فقط

اشتہار

جہانتک کہ دیکھا گیا ہے اردو زبان میں ایسا کوئی مستقل رسالہ نہیں پایا گیا جس میں صرف عورتوں کے متعلق تمام ضروری مسائل فقہ حنفی روایات معتبرہ سے درج ہوں بسبب اسکے ہندوستان و دکن کی عورتیں اکثر مسائل فقہی سے ناواقف رہتی ہیں اور انکی یہ ضرورت ہے کہ کوئی کتاب ایسی ہو کہ تھوڑی شناخت بھی خط کی ہو تو صرف اس کتاب کے مطالعہ سے مسائل آسانی [illegible] ناواقفی کا باعث ضرر ہوتی ہیں یا نقصان ہوتا ہے [illegible]

لہذا [illegible] مولوی شاہ محمد ولی اللہ صاحب قادری فرزند حضرت شاہ غلام جیلانی پادشاہ صاحب قبلہ قادری [illegible] علامہ میدک [illegible] آباد نے تمام عورتوں کی معلومات کیلئے نہایت سلیس روزمرہ اردو میں ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جسکا نام **مسائل النساء** ہے اور جس میں عورتوں کے متعلق تمام ضروری باتیں معتبر کتب قدیمہ مثل فتاوای عالمگیری در المختار وغیرہ وغیرہ سے انتخاب کرکے لکھے گئے ہیں جو عورتیں کہ تھوڑی سی بھی عبارت خط پہچاننے میں رکھتی ہیں وہ صرف اسکے مطالعہ سے تمام مسائل ضروری [illegible] حاصل کرسکینگی اور جو عورتیں کہ کچھ بھی عبارت شناخت الفاظ کی نہیں رکھتیں۔ انہیں انکے خاوند یا انکے باپ بھائی وغیرہ اس کتاب کو پڑھکر سناویں تو بقدر ضرورت کافی معلومات حاصل ہوجائینگی پس جن صاحبوں کو جس قدر نسخے مطلوب ہوں وہ صاحب مولف سے بمقام میدک یا رسال قیمت فی جلد چار آنہ علاوہ خرچ [illegible] اور شہر سے حسب پتہ ذیل طلب فرماسکتے ہیں۔

پتہ

بیرون دروازہ دبیرپورہ متصل [illegible] مکان حضرت محمد بادشاہ صاحب قبلہ میر منشی محکمہ ناظم صاحب [illegible]

عام طور پر یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ اس کتاب کی رجسٹری کرائی جائیگی کوئی صاحب بغیر اجازت مولف مقصد طبع نہ فرماویں اور جس کتاب پر مولف یا مشتہر کی مہر یا دستخط ثبت نہ ہو وہ مسروقہ سمجھی جائیگی فقط

المشتہر محمد حبیب الرحمن غفر اللہ لہ